سلام

جرّار اکبر آبادی

اس نرالی شان سے میداں میں اکبر آگئے — سب یہی سمجھے جواں ہوکر پیمبر آگئے
زیرِ تیغ کفر جب محراب و منبر آگئے — تحفۂ آبِ بقا لیکر بہتر آگئے
جب بھی ہم اہل عزا فرش عزا پہ آگئے — چشم نم میں خلد کے ہم وزن گوہر آگئے
کربلا کے دشت میں سب دشمنان اہلبیت — فتح مکہ کی نقابوں کو الٹ کر آگئے
بدھ کو جب پڑھ لی مسلمانوں نے جمعہ کی نماز — "کربلا والے ہتھیلی پر لئے سر آگئے"
چھ مہینے کے علی کا معجزہ دیکھ اے یزید — قہقہوں کے درمیاں پہنچے رلا کر آگئے
اک شکن پیشانیِ انکار بیعت پر نہ آئی — خیمۂ شبیر میں لاشے بہتر آگئے
جب محرم آگیا چالیس گھر کا ذکر کیا — آئی ہر گھر سے صدا مولا مرے گھر آگئے
حرّ کے ماتھے پر ندامت کا پسینہ آگیا — جوہری کے سامنے ہیرے کے جوہر آگئے
کیا بجھا سکتی تھی تھیں موجیں تشنگی عباسؑ کی — مشک تر کرنے میں جب دریا کو چکر آگئے
کربلا کی دھوپ میں چمکا جو بیعت کا سراب — شام کے پیاسے ہرن دریا سمجھ کر آگئے
رائیگاں جا ہی نہیں سکتی تھی ہل من کی صدا — نصرتِ حق کے لئے جھولے سے اصغر آگئے
ماتم شبیر کا جرّار یہ ہے معجزہ — ہم عزاداروں کے کوزوں میں سمندر آگئے

☆☆☆☆